علامہ اقبال کا سلسلۂ ملازمت

حسن اختر

حیاتِ اقبال پر کئی کتب لکھی گئی ہیں مگر ان میں علامہ اقبال کی ملازمت کے بارے میں ناکافی، سرسری یا غلط معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ علامہ اقبال پہلے اورینٹل کالج میں ملازم رہے اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں کام کرتے رہے۔ ان دونوں اداروں میں ان کی ملازمت کی تفصیلات فراہم کرنے کی بجائے ان کا ذکر ایک ہی سانس میں کر دیا جاتا ہے اور ان چند سطروں میں بھی غلط فہمیوں کا انبار نظر آتا ہے۔ ذکرِ اقبال میں مولانا عبدالمجید سالک نے اس پہلو پر ایک صفحہ سے بھی کم لکھا ہے اور وہ بھی اصلاح طلب ہے۔ وہ ''میکلوڈ عربک ریڈر'' کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

''ایم اے پاس کرنے کے بعد اقبال اورینٹل کالج لاہور میں میکلوڈ عربک ریڈر مقرر ہوئے اور کچھ مدت کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفے کی اسسٹنٹ پروفیسری مل گئی جس پر وہ ۱۹۰۵ء تک فائز رہے''

علامہ اقبال اورینٹل کالج میں جس آسامی پر کام کرتے رہے، اس کا درست نام میکلوڈ پنجاب عربک ریڈر شپ تھا۔ مولانا کے بیان سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس آسامی کے لیے بنیادی قابلیت کیا تھی، نیز یہ کہ علامہ اقبال نے یہ ملازمت کب چھوڑی اور گورنمنٹ کالج کی ملازمت کب اختیار کی۔ مولانا سالک کی کتاب کے ۲۲ برس بعد ایم۔ ایس ناز نے حیات اقبال لکھی۔ انہوں نے علامہ اقبال کی ملازمت کے زمانہ کو کوئی اہمیت نہ دی اور اس کا ذکر صرف ایک پیراگراف میں کیا ہے اور وہ بھی غلطیوں سے پُر ہے۔ جہاں تک علامہ اقبال کی اورینٹل کالج

کی ملازمت کا تعلق ہے انھوں نے مولانا سالک کی معلومات پر انحصار کیا ہے اور انھیں اپنے الفاظ میں لکھ دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

''ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد اقبال کو اورینٹل کالج لاہور میں میکلوڈ عربک ریڈر کی ملازمت مل گئی اور کچھ مدت بعد اقبال کو اورینٹل کالج لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر فلسفہ مقرر کیا گیا جس پر وہ ۱۹۰۵ء تک فائز رہے''[۲]

ان بیانات سے شبہ ہوتا ہے کہ میکلوڈ پنجاب عربک ریڈر شپ کے لیے بنیادی قابلیت ایم۔ اے ہوگی۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ایک سال بعد طاہر فاروقی کی سیرتِ اقبال کا ایڈیشن آیا تو اس میں بھی علامہ اقبال کی ملازمت کو ایک صفحہ سے بھی کم جگہ دی گئی۔ جب کہ کتاب ۲۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں فاروقی صاحب نے یہ عجیب بات لکھی ہے کہ

''ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد علامہ مرحوم کو اورینٹل کالج لاہور میں پروفیسری مل گئی''[۳]

غالباً انھوں نے ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد ملازمت ملنے کی وجہ سے میکلوڈ پنجاب عربک ریڈر شپ کو پروفیسری بنا دیا ہے حالانکہ ان کی کتاب کے اس ایڈیشن سے پہلے تقریباً سبھی کتابوں میں اسے ریڈر شپ ہی لکھا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اقبال کے سوانح نگار سامنے کی معلومات سے بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔

علامہ اقبال نے ۱۸۹۹ء میں ایم۔ اے فلسفہ کا امتحان دیا۔ نتیجہ کا اعلان ۲۲ اپریل ۱۸۹۹ء کو کیا گیا[۴]۔ اس سے پہلے وہ بی۔ اے کی بنیاد پر میکلوڈ پنجاب عربک ریڈر کے لیے درخواست دے چکے تھے کیونکہ اس آسامی کے لیے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ اپریل ۱۸۹۹ء تھی۔ اس کی تنخواہ بہتر روپے چودہ آنے تھی۔ اور اس کے لیے بی۔ اے اور عربی میں امتیازی پوزیشن کا ہونا ضروری تھا اس کے فرائض درج ذیل تھے۔

۱۔ سنڈیکیٹ کے زیرِ اہتمام عربی کی جو کتب شائع ہوں، ان کی نگرانی۔

۲۔ سنڈیکیٹ کے زیرِ اہتمام انگریزی یا عربی کی شائع ہونے والی کتب کا اردو میں ترجمہ کرنا۔

۳۔ اورینٹل کالج میں لیکچر دینا۔

تاریخ تقرر سے تین سال کے لیے اس آسامی پر تعیناتی ہونا تھی[5] ڈاکٹر غلام حسین نے لکھا ہے کہ میکلوڈ پنجاب عربک ریڈر کی آسامی پر دو سال کے لیے تقرر ہوتا تھا[6]۔ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ اس آسامی کو جب بھی مشتہر کیا گیا تو اس میں میعادِ تقرر تین سال دی ہوئی ہے۔ انہیں یہ غلط فہمی اس لیے ہوئی کہ اورینٹل کالج کی سالانہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ علامہ اقبال کا تقرر چودھری علی گوہر کی جگہ عمل میں آیا جن کی مدتِ ملازمت ختم ہو گئی تھی۔ ۱۸۹۷ء میں جب میکلوڈ پنجاب عربک ریڈر کا اشتہار شائع ہوا تو اس وقت میعاد ملازمت تین سال بتائی گئی ہے اور درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ یکم مئی دی گئی ہے[7]۔ ۷ مئی ۱۸۹۷ء کو سنڈیکیٹ نے چودھری علی گوہر کے دوبارہ تقرر کی سفارش کی جسے سینیٹ نے منظور کر لیا[8]۔ چودھری علی گوہر کے بطور میکلوڈ پنجاب عربک ریڈر تقرر کی سفارش سنڈیکیٹ نے ۲۴ مارچ ۱۸۹۴ء کے اجلاس میں کی تھی جسے سینیٹ نے منظور کر لیا تھا[9]۔ قیاس کہتا ہے کہ ان کا تقرر یکم اپریل سے ہوا ہوگا۔ چودھری علی گوہر ایم۔اے عربی تھے اور ۱۸۹۴ء سے میکلوڈ پنجاب عربک ریڈر کی آسامی پر کام کر رہے تھے۔ اصولی طور پر ان کی مدت ملازمت ۱۹۰۰ء میں ختم ہونا چاہیے تھی مگر ۱۸۹۹ء میں ہی اس آسامی کے خالی ہونے کا اشتہار دے دیا گیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں کیا گیا۔ کیا چودہری علی گوہر ملازمت چھوڑنا چاہتے تھے یا اورینٹل کالج کے ارباب اختیار ان سے ناراض تھے۔ اس سوال کا حتمی جواب معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ اتنا پتہ چلتا ہے کہ وہ ۱۸۹۹ء میں بیماری کی بنا پر ۲۷ دن کی رخصت حاصل کرتے ہیں ممکن ہے خرابیٔ صحت اس آسامی کے چھوڑنے کی وجہ بنی ہو۔ بہرحال علامہ اقبال کو ان کی جگہ ۱۳ مئی ۱۸۹۹ء کو تعینات کر دیا گیا[10]۔ اس وقت چودھری علی گوہر کو اس آسامی پر کام کرتے ہوئے پانچ سال ایک ماہ اور بارہ دن ہو گئے تھے۔ جب کہ یہ آسامی تین تین سال کے لیے مشتہر کی جاتی تھی۔

پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ ۲۸ اپریل ۱۸۹۹ء کو اورینٹل کالج کے عارضی پرنسپل مقرر ہوئے اور ۳۰ نومبر تک اس منصب پر فائز رہے[۱۱]۔ علامہ اقبال کا تقرر اسی عرصہ میں عمل میں آیا لہٰذا عین ممکن ہے کہ علامہ کے تقرر میں ان کی امداد کو بھی دخل ہو۔

ڈاکٹر عبدالسلام خورشید اس سلسلہ میں رقم طراز ہیں۔

''اس وقت حسنِ اتفاق سے اورینٹل کالج کی پرنسپل شپ پر پروفیسر آرنلڈ عارضی طور پر متمکن تھے۔ انھوں نے اقبال کو میکلوڈ عربیک ریڈر کے عہدہ پر مقرر کر دیا۔ یہ ایک ریسرچ فیلو شپ تھی جس کا معاوضہ ایک سو روپے ماہانہ تھا''[۱۲]

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں، اس اسامی کا نام میکلوڈ پنجاب عربیک ریڈر تھا اور اس کا مشاہرہ سو روپیہ نہیں بلکہ بہتر روپے چودہ آنے تھا۔ سرگذشتِ اقبال کی اشاعت کے دو سال بعد نذیر نیازی کی کتاب دانائے راز شائع ہوئی۔ امید تھی کہ اس میں درست معلومات ہوں گی مگر یہ امید بھی کتاب کے مطالعہ کے بعد خاک میں مل گئی۔ وہ علامہ اقبال کی ملازمت کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

''اورینٹل کالج میں محمد اقبال کا قیام ۳۱ مارچ ۱۹۰۴ء تک رہا لیکن وقفوں کے ساتھ یعنی ۱۳ مئی ۱۸۹۹ء سے ۳۰ جون ۱۹۰۱ء، پھر ۲ جولائی ۱۹۰۲ء سے ۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء پھر ۲ مارچ ۱۹۰۳ء سے ۲ جون ۱۹۰۳ء تک۔ اس کے بعد یہاں ان کے تصنیف یا تدریسی کام کی کوئی تفصیل نہیں ملتی۔ تا آنکہ ۱۹۰۴ء میں ان کا تعلق اورینٹل کالج سے منقطع ہو جاتا ہے۔ وقفوں کی صورت اس لیے پیش آئی کہ ۱۹۰۱ء میں محمد اقبال نے کالج سے بلا تنخواہ رخصت لی، اسلامیہ کالج چلے گئے۔ دوسری مرتبہ یعنی ۱۹۰۳ء میں گورنمنٹ کالج کے شعبۂ انگریزی میں بطور ایڈیشنل پروفیسر کام کرنے لگے۔ چھ مہینے کے بعد ان کا تقرر بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج میں ہو گیا۔ انگریزی اور فلسفہ پڑھانے لگے۔ ۱۹۰۵ء میں انھوں نے تین سال کی بلا تنخواہ تعلیمی رخصت لی اور انگلستان چلے گئے۔ گورنمنٹ کالج سے ان کا دوبارہ تعلق انگلستان سے واپسی پر قائم ہوا''[۱۳]

اس ایک پیراگراف میں نیازی صاحب نے کتنی غلطیاں کی ہیں اس

کا اندازہ تو آیندہ صفحات کے مطالعہ سے ہو جائے گا مگر ان کے انداز میں جو سرسری پن پایا جاتا ہے وہ بھی تکلیف دہ ہے ۔ دراصل انھوں نے دوسروں کی معلومات کو بھی درست انداز میں پیش نہیں کیا ورنہ وہ علامہ اقبال کی اورینٹل کالج میں ملازمت کو ۱۹۰۴ء تک نہ لے جاتے جب کہ وہ خود بھی تحریر فرما رہے ہیں کہ وہ ۱۹۰۳ء میں گورنمنٹ کالج میں ملازم ہو گئے تھے ۔ ان کے بیانات میں ایک اور تکلیف دہ صورت یہ ہے کہ وہ ضروری حوالوں سے گریز کرتے ہیں ۔ لہٰذا یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی معلومات کی بنیاد کیا ہے ۔ مثلاً انھوں نے علامہ اقبال کی اسلامیہ کالج میں ملازمت کا زمانہ ۲ جنوری ۱۹۰۱ء سے ۳ جون ۱۹۰۱ء بتایا ہے[۱۳] جب کہ ہماری معلومات کے مطابق علامہ اقبال ۴ جنوری سے ۳۱ جنوری تک گورنمنٹ کالج میں لالہ جیا رام کی جگہ اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کام کرتے رہے تھے چنانچہ یہ بات بھی غلط قرار پا جاتی ہے کہ وہ گورنمنٹ کالج سے پہلے اسلامیہ کالج میں ملازمت پر گئے تھے ۔ نیازی صاحب نے ۲ جنوری کی تاریخ کہاں سے لی اس کا پتہ نہیں چلتا ۔ انہوں نے فٹ نوٹ میں ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کی کتاب کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ کا حوالہ دیا ہے مگر ڈاکٹر موصوف نے اپنی کتاب میں ۲ جنوری کی حتمی تاریخ کہیں نہیں لکھی ۔

نیازی صاحب کے متذکرہ بالا پیراگراف کے آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ علامہ کا گورنمنٹ کالج سے دوبارہ تعلق انگلستان سے واپسی پر قائم ہوا ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ تعلق کب پیدا ہوا اور کس نوعیت کا تھا ؟ اس سے قبل انھوں نے ص ۴۱ پر بتایا ہے کہ علامہ اقبال "۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۱ء تک ڈھائی تین برس انگریزی اور فلسفہ کا درس دیتے رہے" یہاں انھوں نے تاریخ ملازمت کا تعین نہیں کیا ۔ علامہ ۱۹۰۸ء میں نہیں بلکہ ۱۹۰۹ء میں دوبارہ ملازم ہوئے تھے ۔ نیازی صاحب نے فرض کر لیا کہ علامہ گورنمنٹ کالج میں واپس آئے تھے حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے ۔ انھوں نے ملازمت چھوڑنے کی حتمی تاریخ بھی نہیں لکھی ۔

علامہ اقبال نے یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو رخصت بلا تنخواہ لی[۱۵] ۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ رخصت کتنے عرصہ کے لیے تھی البتہ اورینٹل کالج کے سٹاف کی فہرست جو ۳۱ مارچ ۱۹۰۱ء تک ہے میں

انہیں رخصت پر بتایا گیا ہے[16]۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ اس کے بعد بھی رخصت پر رہے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ رخصت چھ ماہ کی ہو مگر یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ڈاکٹر غلام حسین صاحب اپنے مضمون "اقبال اورینٹل کالج میں" میں اس چھٹی کے بارے میں رقم طراز ہیں۔

"پرنسپل اورنیٹل کالج کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۰۰ء-۱۹۰۱ء (مورخہ ۸ جون ۱۹۰۱ء) سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محمد اقبال ایم۔ اے میکلوڈ عربک ریڈر کی رخصت بلا تنخواہ یکم جنوری ۱۹۰۱ء سے منظور ہوئی اور شیخ فیروز الدین بی۔ اے اور لالہ اودھو نارائن بی۔ اے عارضی طور پر ان کی بجائے اس منصب کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ اس رپورٹ سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ اقبال نے یہ رخصت بلا تنخواہ کیوں لی۔ کتنے عرصہ کے لیے لی اور رخصت لے کر وہ کہاں گئے البتہ اس مسئلہ کا حل گورنمنٹ کالج کی تاریخ یوں پیش کرتی ہے کہ اس عرصہ میں شیخ محمد اقبال چھ ماہ کے لیے انگریزی کے ایڈیشنل پروفیسر مقرر کر لیے گئے لیکن اس حل میں ایک سقم یہ ہے کہ اس تاریخ کے فاضل مولف نے اس اطلاع کا اندراج ۱۹۰۲ء کے ضمن میں کیا ہے اور اس عارضی تقرر کی کوئی باقاعدہ تاریخ بھی نہیں دی کہ جس سے صحیح عرصے کا اندازہ لگایا جا سکے تاہم فاضل مولف کے بعض متناقض بیانات سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ اس نے صحیح تاریخوں کی چھان بین کی بجائے اندازاً اس اطلاع کو ۱۹۰۱ء کی بجائے ۱۹۰۲ء میں درج کر دیا ہے مثلاً اسی امر کو وہ ضمیمہ (فہرست اساتذہ) میں ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۵ء تک لکھتا ہے اور پھر اس عارضی تقرر (بہ حیثیت استاد انگریزی) اور مابعد تقرر (بہ حیثیت نائب استاد فلسفہ) میں بھی کوئی حد فاصل قائم نہیں کی گئی۔ اورینٹل کالج کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۰۱ء-۱۹۰۲ء (مورخہ ۸ جون ۱۹۰۲ء) سے اس امر کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے کہ اس تعلیمی سال میں (یعنی جولائی ۱۹۰۱ء کے بعد) اقبال اپنے اصل منصب (میکلوڈ عربک ریڈر) پر واپس تشریف لے آئے تھے اور اپنے فرائض منصبی باقاعدگی کے ساتھ انجام دے رہے تھے"[17]

یہاں استاد محترم کے نتائج سے ہم اختلاف کرنے پر مجبور ہیں۔ ہسٹری آف گورنمنٹ کالج کے مولف نے غلطی سے ۱۹۰۱ء کی بجائے

۱۹۰۲ء درج نہیں کیا بلکہ علامہ اقبال حقیقتاً ۱۹۰۲ء میں گورنمنٹ کالج میں استاد کی حیثیت سے خدمات انجام دینے لگے تھے ۔ البتہ گورنمنٹ کالج کی تاریخ کے مولف نے ان کی اسامی کو ایڈیشنل پروفیسر انگریزی بتایا ہے جو در حقیقت اسسٹنٹ پروفیسر انگریزی ہے ۔ اسسٹنٹ پروفیسر فلسفہ وہ لالہ جیا رام کی جگہ ۱ جنوری ۱۹۰۱ء کو مقرر ہوئے ۔ لالہ جیا رام مسٹر بی ۔ ایس اہلن کی جگہ پروفیسر ہو گئے تھے جو ۲۸ دن کی رخصت پر گئے تھے ۔ گورنمنٹ کالج میں بہ حیثیت اسسٹنٹ پروفیسر انگریزی ان کا تقرر ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوا ، ہم اس اعلان کو بعینہٖ نقل کرتے ہیں ۔ یہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء کے گزٹ میں شائع ہوا ۔

Education
The 7th November 1902

No. 353—Appointment—Shaikh Muhammad Iqbal, M.A. is appointed as Assistant Professor of English in the Government College, Lahore on Rs. 200 per mensum upto 31st March 1903. He joined on the forenoon of the 16th October 1902.

W. Bell
Under Secretary to Govt. Punjab
Home (Education) Department

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ علامہ اقبال نے یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو رخصت بلا تنخواہ کیوں لی ۔ اس سوال کا جواب خلیفہ عبدالحکیم کے اس بیان سے مل جاتا ہے جس میں وہ بتاتے ہیں کہ اس وقت علامہ اقبال اسلامیہ کالج لاہور میں پڑھا رہے تھے ۔ خلیفہ صاحب لکھتے ہیں ۔۔

''اول الذکر جلسے (۱۸۹۹ء) کے تھوڑے عرصے کے بعد ہی اقبال کے لیے انجمن سے وابستگی کا ایک اور موقع نکل آیا ۔ شیخ عبدالقادر ان دلوں اخبار آبزرور کے ایڈیٹر اور اسلامیہ کالج میں ادبیات انگریزی کے پروفیسر تھے ۔ انھیں چند روز کی رخصت لینی پڑی تو ان کی جگہ اقبال مرحوم یہ فرائض انجام دیتے رہے ۔ میں ان دلوں ایف ۔ اے کا طالب علم تھا ۔ نصاب میں Seekers of the good یعنی متلاشیانِ حق کے نام سے ایک کتاب شامل تھی جس میں زمانہ قبل از مسیح کے تین حکماء کی سرگذشتیں درج تھیں ۔ عیسائی مصنف نے ان متلاشیانِ حق کے بعض اقوال

کا موازنہ انجیل کی آیات سے کیا ۔ لیکن علامہ مرحوم نے کلام پاک کی ان آیات سے ان اقوال کی تشریح کی جو ان کے ساتھ مطابقت رکھتی تھیں ۔ موازنہ کے دوران میں آپ یہ بھی ثابت کرتے جاتے تھے کہ قرآن کی آیات ان اقوال سے بدرجہا افضل اور بہر نوع اکمل ہیں ، اسلامیہ کالج کی چند روزہ پروفیسری نے ہی آپ کے تبحر علمی کا سکہ بٹھا دیا''[۱۸]

خلیفہ صاحب کے بیان میں اتنی ترمیم کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ علامہ نے وہاں چند روز نہیں چند ماہ پروفیسری کی تھی ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ خلیفہ شجاع الدین نے ایف ۔ اے کب کیا ۔ ڈاکٹر وحید قریشی نے لکھا ہے کہ انھوں نے مارچ ۱۹۰۱ء میں ایف ۔ اے کیا[۱۹] اور اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ :

''اقبال نے یکم جنوری ۱۹۰۱ء سے اورینٹل کالج سے رخصت بلا تنخواہ لی تھی اور ۴ اکتوبر کو گورنمنٹ کالج میں ملازم ہوئے ۔ گویا جنوری ۱۹۰۱ء اور اکتوبر ۱۹۰۲ء کے مابین یہ ملازمت کی''[۲۰] ۔ علامہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء کو میکلوڈ پنجاب عربک ریڈر کی ملازمت پر آ چکے تھے کیونکہ اس سال کی فہرست اساتذہ میں ان کا نام موجود ہے اور یہ تصریح نہیں ہے کہ وہ رخصت پر ہیں ۔ استاد محترم کے بیان میں ایک غلطی اور ہے اور وہ یہ کہ علامہ چار اکتوبر نہیں بلکہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو گورنمنٹ کالج لاہور میں اپنی ملازمت پر گئے تھے ۔ ۴ جنوری سے ۳۱ جنوری تک وہ گورنمنٹ کالج میں فلسفہ کے اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کام کرتے رہے تھے لٰہذا وہ فروری میں اسلامیہ کالج میں گئے ہوں گے ۔ مگر کب واپس آئے اس کا تعین فی الحال ممکن نہیں البتہ وہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۱ء سے پہلے واپس آ چکے تھے ۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو وہ گورنمنٹ کالج لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر انگریزی مقرر ہوئے اور یکم اپریل ۱۹۰۳ء کو واپس اورینٹل کالج میں آ گئے اور یہاں ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء تک خدمات سر انجام دیتے رہے ۔ ۳ جون ۱۹۰۳ء کو گورنمنٹ کالج میں ان کا تقرر دوبارہ اسسٹنٹ پروفیسر انگریزی کی حیثیت سے ہو گیا اب آئیے یہ دیکھیں کہ وہ اورینٹل کالج میں کتنا عرصہ رہے کیونکہ اس سلسلے میں بھی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ۔ ڈاکٹر غلام حسین لکھتے ہیں کہ وہ صرف چھ ماہ رخصت پر رہے اور یوں ان کے خیال میں وہ ساڑھے تین سال اورینٹل کالج میں ملازمت کرتے رہے[۲۱] ۔ اس کے بعد استاد محترم

ڈاکٹر وحید قریشی مزید تحقیق کی بنا پر لکھتے ہیں ۔

اورئینٹل کالج سے اقبال کا تعلق ۱۳ مئی ۱۸۹۹ء سے ۳۰ جون ۱۹۰۱ء تک ، یکم جولائی ۱۹۰۲ء سے ۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء تک اور ۲ مارچ ۱۹۰۳ء سے ۲ جون ۱۹۰۳ء تک رہا ۔ اس دور میں انھوں نے اسلامیہ کالج لاہور میں چھ ماہ ملازمت کی ، پھر گورنمنٹ کالج میں چھ ماہ ملازم رہے ۔ پھر ۳ جون سے ان کا دوبارہ تقرر گورنمنٹ کالج میں ہوا اس حساب سے ان کی اورینٹل کالج کی حقیقی ملازمت کی مدت (۱۳½ + ۳ + ۵) ایک سال ساڑھے نو ماہ ہوتی ہے"۲۲

استاد محترم کے ان اندازوں سے ہم اختلاف کرنے پر مجبور ہیں کیونکہ حقائق ان کے خلاف ہیں ۔ اب آئیے ۱۹۷۷ء میں شائع ہونے والی سرگذشت اقبال کی طرف ۔ اس میں عبدالسلام خورشید لکھتے ہیں :

"یہ ملازمت ۱۳ مئی ۱۸۹۹ء کو شروع ہوئی ، ۱۲ مئی ۱۹۰۳ء کو ختم ہوئی ۔ اس دوران میں چھٹی لے کر انھوں نے چھ ماہ گورنمنٹ کالج میں پروفیسری کی اور چھ ماہ اسلامیہ کالج میں ۔ گویا میکاوڈ عربک ریڈر کی حیثیت سے اورینٹل کالج میں تین سال کام کیا"۲۳

مگر آگے چل کر وہ اپنے اس بیان کے باوجود یہ لکھتے ہیں کہ "یکم جنوری ۱۹۰۱ء سے ۳ اکتوبر ۱۹۰۱ء تک اقبال بلا تنخواہ رخصت پر رہے"۲۴ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ عرصہ چھ ماہ نہیں بلکہ نو ماہ سے کچھ زیادہ بنتا ہے ۔ دراصل انھوں نے ڈاکٹر وحید قریشی کے مضمون کو بغیر تحقیق کے قبول کر لیا ہے مگر مدت ملازمت کا تعین کرتے ہوئے ڈاکٹر غلام حسین کے بیان کو پیش نظر رکھ کر یہ عرصہ صرف چھ ماہ بنا دیا ہے ۔

اورینٹل کالج سے علامہ کب فارغ ہوئے ۔ یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ عام طور پر ۱۲ مئی کی تاریخ اس لیے فرض کی جاتی ہے کہ وہ ۱۳ مئی کو ملازم ہوئے تھے لیکن ۱۲ مئی کو وہ تب فارغ ہوتے جب ان کی مدت ملازمت ختم ہو رہی ہوتی ۔ چونکہ وہ گورنمنٹ کالج میں ۲ جون کو ملازم ہوئے اس لیے انھوں نے ۳۱ مئی تک ضرور کام کیا ہوگا تاکہ پورے ماہ کی تنخواہ لے سکیں ۔ اس سے پہلے بھی وہ ہ جنوری ۱۹۰۱ء کو گورنمنٹ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے تھے تو

انھوں نے رخصت بلا تنخواہ یکم جنوری سے ہی حاصل کر لی تھی۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء کو ان کی جگہ مقرر ہونے والے شیخ فیروز الدین صاحب کی مدت ملازمت دس ماہ بتائی گئی ہے جو ۳ جون سے ۳۱ مارچ تک بنتی ہے۔ اس طرح اسلامیہ کالج میں وہ پانچ ماہ رہے ہوں گے اور ۶ ماہ بارہ دن گورنمنٹ کالج میں۔ تیرہ دن وہ رخصت پر رہے۔ یوں اورینٹل کالج میں ان کی تدریس کی مدت تین سال ایک ماہ اور تین دن بنتی ہے اورینٹل کالج میں وہ روزانہ تین پیریڈ پڑھاتے تھے۔ دو پیریڈ بی او ایل کے لیے وقف تھے جن میں وہ تاریخ اور سیاست مدن پڑھاتے تھے۔ ایک پیریڈ گیارھویں جماعت کا تھا جس میں فلسفہ کی تعلیم دیتے تھے۔ تعلیم و تدریس کے علاوہ انھوں نے تصنیف و تالیف کا کام بھی کیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۳ مئی ۱۸۹۹ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۰۰ء کے دوران انھوں نے الجیلی کی کتاب کا ترجمہ Doctrine of Absolute Unity کے نام سے کیا۔ ۳۱ مارچ ۱۹۰۰ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء تک انھوں نے واکر کی کتابوں کا ترجمہ کیا اس دوران میں وہ علم الاقتصاد کی تصنیف میں بھی مصروف رہے۔ Stubb کی کتاب Early Plantagenets اور واکر کی کتاب کا نام پولیٹیکل اکانومی تھا۔ اس زمانے میں وہ اردو شاعری بھی کرتے رہے۔

جیسا کہ بیان ہوا علامہ اقبال ۳ جون ۱۹۰۳ء سے گورنمنٹ کالج لاہور میں انگریزی کے اسسٹنٹ پروفیسر ہو کر آ گئے تھے۔ اب ان کا تعلق اورینٹل کالج لاہور سے ختم ہو چکا تھا۔ گورنمنٹ کالج میں وہ انگریزی پڑھاتے تھے۔ ان کا یہ تقرر دو سو روپیہ ماہوار پر ہوا تھا۔ غالباً علامہ اقبال اس تنخواہ سے مطمئن نہ تھے لہٰذا انھوں نے یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء سے تین سال کے لیے رخصت حاصل کر لی۔ انھیں موسم گرما کی تعطیلات ساتھ ملانے کی اجازت دی گئی تھی۔ لہٰذا علامہ اقبال سفر یورپ کے لیے ستمبر کے آغاز میں ہی دہلی روانہ ہو گئے۔ علامہ اقبال کی یہ رخصت بغیر الاؤنسوں کے تھی۔ وہ اس عرصہ میں تنخواہ حاصل کرتے رہے ہوں گے۔

۱۹۰۵ء کے محکمہ تعلیم کے رجسٹر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اقبال سینیارٹی کے تقریباً آخری نمبر پر تھے۔ سینیارٹی لسٹ میں

پنجاب کے محکمہ تعلیم کے گزیٹڈ ملازمین کی تعداد ۳۸ بتائی گئی ہے۔ علامہ کا نمبر ۲۷ تھا۔ آخری نمبر پر مس آئی ۔ اے ۔ سانم جونیئر انسپکٹریس آف سکولز تھی ۔ اس وقت مسٹر ڈبلیو بل ناظم تعلیمات عامہ پنجاب تھے اور ان کی تنخواہ انیس سو روپیہ تھی ۔ ان کے علاوہ انڈین ایجوکیشن سروس کی بارہ اسامیاں اور تھیں جن پر فائز اصحاب کی تنخواہیں ساڑھے تین سو روپیہ اور پندرہ سو روپیہ کے درمیان تھیں ۔ پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور پندرہ سو ، پروفیسر اے ایس ہمن نو سو اور جی ایس برٹ پروفیسر فلسفہ پانچ سو روپیہ ماہوار پاتے تھے ۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے تاریخ کے پروفیسر کی تنخواہ بھی پانچ صد روپیہ تھی ۔ اس وقت گورنمنٹ کالج میں انڈین ایجوکیشن سروس کی صرف چار آسامیاں تھیں ۔ محکمہ تعلیم کی باقی ۲۵ آسامیاں صوبائی سروس کی تھیں ان میں باقاعدہ پراونشل ایجوکیشن سروس کی سات آسامیاں تھیں ۔ تین آسامیاں ساڑھے تین سو روپیہ ماہوار ، چار آسامیاں تین سو روپیہ ماہوار ، پانچ آسامیاں دو سو پچاس روپیہ ماہوار اور چھ آسامیاں دو سو روپیہ ماہوار کی تھیں ۔ علامہ اقبال انہیں چھ آسامیوں میں سے ایک پر فائز تھے ۔ اگرچہ ان کی رخصت کے دوران ہی انہیں ترقی دے کر ڈھائی سو روپے ماہوار والی آسامی پر ۳ ۔ اگست ۱۹۰۶ کو مقرر کر دیا گیا تھا ۔۲۵ اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ علامہ اقبال کیوں غیر ملکی تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے اور بیرسٹر بن کر محکمہ تعلیم کو خیرباد کہہ دینا چاہتے تھے ۔ چنانچہ انہوں نے یورپ سے واپس آ کر استعفیٰ دے دیا اور بیرسٹری کرنے لگے ۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ علامہ اقبال نے گورنمنٹ کالج کی ملازمت سے کب استعفیٰ دیا ؟ اس سلسلے میں بھی بڑی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ، کیونکہ کسی نے بھی سرکاری ریکارڈ کا بغور مطالعہ کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی ۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں مولانا سالک کے بیان کے مطابق وہ ۱۹۰۵ء تک اس ملازمت پر فائز رہے تھے ۔ ایم ۔ ایس ناز صاحب نے بھی مولانا سالک کی ہی تائید کی ہے ۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید ان کے ملازمت چھوڑنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''تین سال کی مسلسل غیر حاضری کے بعد ۲۷ جولائی ۱۹۰۸ء کو حضرت علامہ لاہور پہنچے تو ریلوے اسٹیشن پر ان کی پذیرائی کے لیے احباب ، معززین شہر اور عوام موجود تھے ۔ ۔ ۔ ۔ چند دن بعد اقبال نے

فیصلہ کیا کہ وکالت کا پیشہ اختیار کریں گے ۔ گورنمنٹ کالج میں پروفیسری کا عہدہ موجود تھا کیونکہ وہ تین سال کے لیے چھٹی پر تھے لیکن انہوں نے اس سے استعفٰی دے دیا اور یوں آزاد زندگی کے لیے زمین ہموار ہو گئی"۲۶ ۔

انہوں نے حاشیہ میں ڈاکٹر وحید قریشی کی کتاب کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ ، ص ۳۲۹ کا حوالہ دیا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنی رائے کے لیے ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے بیان کو بنیاد بنایا ہے مگر ڈاکٹر قریشی کا بیان دیکھنے کے بعد اندازہ ہو جاتا ہے کہ ڈاکٹر خورشید نے کتنا غلط نتیجہ اخذ کیا ہے ۔ ان کے بیان کے مطابق علامہ اقبال نے ۲۷ جولائی ۱۹۰۸ء کو لاہور آنے کے بعد استعفٰی دیا جبکہ ڈاکٹر وحید قریشی کی عبارت سے یہ مترشح نہیں ہوتا ۔ اب آپ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :

"اقبال نے یورپ میں تکمیل تعلیم کے بعد استعفٰی دے دیا اور ۱۹۰۸ء میں شیخ نور الٰہی ایم ۔ اے مستقل اسسٹنٹ پروفیسر کر دیے گئے ۔"۲۷

اس سے یہ تو معلوم نہیں ہوتا کہ علامہ نے لاہور آ کر استعفٰی دیا تھا البتہ یہ بیان ذرا مبہم ہے ۔ جناب ڈاکٹر جاوید اقبال نے ملازمت سے استعفٰی کا سن ۱۹۰۷ء دیا ہے ۔ وہ لکھتے ہیں :

"اقبال نے قیام یورپ کے دوران غالباً ۱۹۰۷ء کے آخری حصہ میں گورنمنٹ کالج کی ملازمت سے استعفٰی دے دیا تھا ۔"۲۸

انہوں نے اپنے اس خیال کی بنیاد پنجاب گزٹ ۷ ۔ اپریل ۱۹۰۸ء حصہ اول ص ۲۱۰ کو بنایا ہے ۔ محمد حنیف شاہد نے بھی اسی خیال کا اظہار کیا ہے :

"راقم کی تحقیق کے مطابق اقبال نے اپنے قیام یورپ کے دوران ہی ملازمت سے استعفٰی دے دیا تھا اور شیخ نور الٰہی کو جو عارضی طور پر ان کی جگہ کام کر رہے تھے ترقی دے کر ۸ دسمبر ۱۹۰۷ء سے مستقل کر دیا گیا ۔ اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم (حکومت پنجاب) کی طرف سے ۷ ۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو ایک حکم نامہ جاری ہوا ۔"۲۹

ڈاکٹر جاوید اقبال نے پنجاب گزٹ کی تاریخ ۷۔ اپریل ۱۹۰۸ء لکھی ہے جو درست نہیں ہے۔ یہ سترہ اپریل ۱۹۰۸ء ہے۔ ۷۔ اپریل کو شیخ نیاز علی کے احکامات جاری ہوئے۔ محمد حنیف شاہد صاحب نے لکھا ہے کہ شیخ نور الٰہی کو ترق دے کر مستقل کر دیا گیا۔ یہ درست نہیں ہے۔ ۸ دسمبر ۱۹۰۷ء کو شیخ نور الٰہی نہیں بلکہ شیخ نیاز علی کو ترق دے کر مستقل کیا گیا تھا۔ انہیں غلط فہمی اس لیے ہوئی کہ علامہ اقبال کی جگہ شیخ نور الٰہی کا تقرر عمل میں آیا تھا چنانچہ علامہ کے مستعفی ہونے کے بعد انہیں بطور اسسٹینٹ پروفیسر مستقل کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں پنجاب گزٹ گیارہ دسمبر ۱۹۰۸ء حصہ اول میں ایک اعلان جاری ہوا جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:

The 3rd December

No. 359-Confirmation :—Shaikh Nur Ilahi M.A., Sub protem. Assistant Professor of Philosophy, Govt. College, Lahore, in the grade of Rs. 200 of the Provincial Educational Service, is confirmed in his appointment and grade, with effect from the 4th October, 1905; vice Shaikh Mohammad Ikbal, M.A., Resigned.

J. C: Codley
Under Secretary to Government
Punjab, Home (Education)
Department.

لیکن تقریباً سبھی اس حقیقت سے بے خبر رہے کہ جب علامہ اقبال کو ۲۵۰ روپے کے گریڈ میں ان کی غیر حاضری میں ترق دی گئی تو ان کی جگہ شیخ نور الٰہی کو نہیں بلکہ شیخ نیاز علی اسسٹنٹ انسپکٹر آف سکولز راولپنڈی کو عارضی طور پر ترق دے دی گئی۔ اس کا اعلان پنجاب گزٹ حصہ اول کا چودہ فروری ۱۹۰۸ء کی اشاعت میں ہوا جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:

The 31st January

No. 67-Promotion :—M. Niaz Ali, Assistant Inspector of Schools, Rawalpindi Circle, in the Rs. 200 grade, Provincial Educational Service, is promoted to the Rs. 250 grade, Sub-protem, with effect 8th December 1907, subject to the lien of M. Muhammad Iqbal.

J. C. Codley
Offg Under Secretary to Govt. Punjab
Home (Education) Department

IqbalCyberLibrary All rights reserved ©2002-2006

اس اعلان سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ علامہ اقبال نے ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء تک استعفیٰ نہیں دیا تھا ۔ لہٰذا ڈاکٹر جاوید اقبال کا یہ خیال غلط ثابت ہو جاتا ہے کہ علامہ ۱۹۰۷ کے آخر میں مستعفی ہو گئے تھے ۔ البتہ ایک اور اعلان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ سات اپریل ۱۹۰۸ء تک مستعفی ہو چکے تھے ۔ ہم وہ اعلان بھی ذیل میں درج کرتے ہیں :

The 7th April, 1908

No. 3260 - Confirmation :—In consequence of the resignation of Shaikh Muhammad Ikbal, M.A., Assistant Professor, Govt. College, Lahore, in the grade of Rs. 250, Shaikh Niaz Ali, Assistant Inspector of Schools, Rawalpindi Circle in the grade of Rs. 200 and sub-protem in the grade of Rs. 250 is confirmed in the latter grade with effect from the 8th December, 1907.

J. C. Codley
Offg Under Secretary, Govt. Punjab
Home (Education) Department

ڈاکٹر جاوید اقبال نے غلطی سے یہ سمجھا کہ چونکہ نیاز علی ۸ دسمبر ۱۹۰۷ء سے مستقل ہوتے ہیں اس لیے علامہ نے استعفیٰ اس تاریخ سے دیا ہوگا حالانکہ ۸ دسمبر ۱۹۰۷ء شیخ نیاز علی کے ۲۵۰ روپے کے گریڈ میں عارضی تقرر کی تاریخ ہے اور اسی تاریخ سے انہیں مستقل کیا گیا جیسا کہ شیخ نور الٰہی کو ان کی تاریخ تقرر یعنی ۴ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے مستقل کیا گیا ۔ لہٰذا اب یہ طے ہو جاتا ہے کہ علامہ نے استعفیٰ ۳۱ جنوری اور ۷ ۔ اپریل ۱۹۰۸ء کے درمیان دیا ۔

علامہ اقبال یورپ سے ۲۷ جولائی ۱۹۰۸ء کو لاہور پہنچے ۔ اس سے قبل وہ گورنمنٹ کالج کی ملازمت سے استعفیٰ دے چکے تھے ۔ لہٰذا چیف کورٹ پنجاب میں بہ حیثیت ایڈووکیٹ رجسٹر ہونے کے لیے درخواست دے دی تھی ۔ مولانا عبدالمجید سالک نے غلطی سے یہ لکھ دیا تھا کہ "۲۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو علامہ اقبال نے چیف کورٹ میں درخواست دی کہ میرا نام وکلا کی فہرست میں درج کر لیا جائے ۔"[۳۰] بعد میں آنے والے اس غلطی کو دہراتے رہے ۔ چنانچہ ایم ۔ ایس ناز[۳۱] اور محمد حنیف شاہد[۳۲] نے بھی یہی تاریخ لکھی ہے ۔ ۲۹ ۔ اپریل ۱۹۱۰ء کے پنجاب گزٹ حصہ سوم میں چیف کورٹ کے ایڈووکیٹ صاحبان کے کوائف شائع ہوئے ہیں ۔

ان سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے یکم جولائی کو درخواست دی تھی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے آنے سے قبل ہی ان کے نام سے درخواست دے دی گئی تھی ۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے لکھا ہے کہ :

"۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۸ء سے اقبال کی بہ حیثیت ایڈووکیٹ انرولمنٹ ہو گئی ۔ آپ کو چیف کورٹ پنجاب میں پریکٹس کرنے کی اجازت مل گئی ۔"۳۳

اس سے پہلے ڈاکٹر عبدالسلام خورشید لکھ چکے تھے کہ :

"۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۸ء کو ان کا نام عدالت عالیہ کے وکلا کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ۔"۳۴ یہ حقیقت ہے کہ ان کا نام رجسٹر کرنے کا حکمنامہ ۳۰ - اکتوبر کو جاری کیا گیا جیسا کہ پنجاب گزٹ حصہ سوم کی ۶ نومبر ۱۹۰۸ء کی اشاعت سے ظاہر ہوتا ہے مگر ان کا نام اس سے دس دن قبل رجسٹر ہو چکا تھا ۔ اس کا ثبوت ہمیں پنجاب گزٹ حصہ سوم کی ۲۹ - اپریل ۱۹۰۸ء اور ۲ مئی ۱۹۱۳ء کی اشاعتوں میں ملتا ہے جن میں ایڈووکیٹوں کے کوائف درج ہیں اور علامہ اقبال کے رجسٹر ہونے کی تاریخ ۲۰ - اکتوبر ۱۹۰۸ء دی گئی ہے ۔

علامہ اقبال نے لاہور میں وکالت شروع کر دی مگر جلد ہی دوبارہ ان کا تعلق گورنمنٹ کالج سے قائم ہو گیا ۔ اس کا ذکر انہوں نے ایک خط میں بھی کیا ہے ۔ انہیں معلوم ہوا کہ حیدر آباد ہائی کورٹ کی ججی کے لیے اور ناموں کے ساتھ ان کا نام بھی پیش کیا گیا ہے تو انہوں نے مہاراجہ سر کشن پرشاد کو ۱۵ - اپریل ۱۹۱۷ء کو لکھا :

"اس جگہ کے لیے فلسفہ دانی کی چنداں ضرورت نہیں تاہم یہ کہنا ضروری ہے کہ اس فن میں میں نے ہندوستان اور یورپ کے اعلیٰ ترین امتحان انگلستان (کیمبرج) جرمنی (میونک) یونیورسٹیوں کے پاس کیے ہیں ۔ انگلستان سے واپس آنے پر لاہور گورنمنٹ کالج میں مجھے فلسفہ کا اعلیٰ پروفیسر مقرر کیا گیا تھا ۔ یہ کام میں نے اٹھارہ ماہ تک کیا اور یہاں کی اعلیٰ ترین جماعتوں کو اس فن کی تعلیم دی ۔ گورنمنٹ نے بعد ازاں یہ جگہ مجھے آفر بھی کی مگر میں نے انکار کر دیا ۔ میری ضرورت گورنمنٹ کو کس قدر تھی ، اس کا اندازہ اس سے ہو جائے گا کہ پروفیسری کے تقرر کی وجہ سے میں صبح کچہری نہ جا سکتا تھا ۔ ججان ہائی کورٹ کو

گورنمنٹ کی طرف سے ہدایت کی گئی کہ میرے تمام مقدمات دن کے پچھلے حصے میں پیش ہوا کریں ۔ چنانچہ ۱۸ ماہ اسی پر عمل ہوتا رہا ۔ مگر اس عہدہ کے لیے جو حیدرآباد میں خالی ہوا غالباً عربی دانی کی زیادہ ضرورت ہوگی ۔ اس کے متعلق یہ امر سرکار کے گوش گزار کرنا ضروری ہے کہ عربی زبان کے امتحانات میں میں پنجاب میں اول رہا ہوں ۔ انگلستان میں مجھ کو عارضی طور پر چھ ماہ کے لیے لندن یونیورسٹی کا عربی کا پروفیسر مقرر کیا گیا تھا ۔ واپسی پر پنجاب اور الہ آباد کی یونیورسٹی میں عربی اور فلسفہ میں بی ۔ اے اور ایم ۔ اے کا ممتحن مقرر کیا گیا اور اب بھی ہوں ۔ امسال الہ آباد یونیورسٹی کے ایم ۔ اے کے دو پرچے میرے پاس تھے ۔ پنجاب میں بی ۔ اے کی کلاس کا ایک پرچہ اور ایم ۔ اے فلسفہ کے دو پرچے میرے پاس ہیں ۔ علاوہ ان مضامین کے میں نے پنجاب گورنمنٹ کالج میں علم الاقتصاد ، تاریخ اور انگریزی بی ۔ اے اور ایم ۔ اے کی جماعتوں کی پڑھائی (کی) ہے اور حکام بالا دست سے تحسین حاصل کی ہے''[۳۵]

ڈاکٹر عبداللہ چغتائی نے لکھا ہے کہ آپ کچھ عرصہ تک گورنمنٹ کالج میں فلسفہ کے پروفیسر بھی رہے[۳۶] ۔ ان کا یہ بیان علامہ کے خط سے ماخوذ ہے مگر اس زمانے میں اعلیٰ پروفیسر کی کوئی آسامی نہ تھی ۔ اس زمانے میں اسسٹنٹ پروفیسر کو بھی پروفیسر ہی کہتے ہوں گے جیسا کہ آج کل لیکچرار کو پروفیسر کہتے ہیں ۔ چونکہ اس مرتبہ علامہ کو پورا پروفیسر مقرر کیا گیا تھا اس لیے انہوں نے اس کے ساتھ اعلیٰ کا لفظ بھی لگا دیا ۔ علامہ نے اپنے خط میں ملازمت کا زمانہ اندازاً تحریر کر دیا ہے ورنہ وہ اس سے کم عرصہ ملازمت پر رہے ۔ ان کے اس بیان کے پیش نظر مولانا سالک[۳۷] اور طاہر فاروق صاحب[۳۸] نے بھی مدت ملازمت اٹھارہ ماہ ہی لکھی ہے ۔ مولانا سالک کے بیان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ علامہ کے پیریڈ صبح ۶ بجے سے ۹ بجے تک تھے[۳۹] ۔ یہ بات بھی درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ہائی کورٹ میں ان کے مقدمات پچھلے پہر نہ سنے جاتے ۔ علامہ کے خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے پیریڈ کم از کم بارہ بجے تک ضرور رہے ہوں گے ۔

۱۹۰۸ء میں مسٹر جی ایس برٹ غیر معمولی رخصت پر چلے گئے تو ان کی جگہ ۱۶ ۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو مسٹر آسٹن وائٹ جیمز بی ۔ اے کو مقرر کیا گیا مگر کچھ عرصہ بعد ہی مسٹر جیمز کا انتقال ہو گیا اور فلسفہ

کے پروفیسر کی اسامی ایک بار پھر خالی ہو گئی ۔ اس اسامی پر علامہ اقبال کا تقرر ۱۷ مئی ۱۹۰۹ء کو کیا گیا مگر آپ نے چارج نہیں لیا لہٰذا ایک اور اعلان کے ذریعے جو ۲۹ ۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو کیا گیا آپ کا تقرر ۱۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو عمل میں آیا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ۱۲ ۔ اکتوبر کو چارج لیا ہوگا ۔ ان کی یہ ملازمت عارضی نوعیت کی تھی مگر مسٹر برٹ کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے یہ سلسلہ طول پکڑ گیا بالآخر حکومت نے مسٹر ایل پی سانڈرز کی خدمات بمبئی سے پنجاب میں منتقل کر دیں اور انہوں نے یکم جنوری ۱۹۱۱ء قبل از دوپہر علامہ اقبال کو فارغ کر دیا چنانچہ اس مرتبہ علامہ نے ایک سال ۲ ماہ اور بیس دن کام کیا ۔ اٹھارہ ماہ کی مدت علامہ نے اندازاً لکھی تھی جو درست سمجھ لی گئی اور اس سلسلہ میں تحقیق سے کام نہ لیا گیا ۔ محمد حنیف شاہد نے لکھا ہے ۔ "راقم کی تحقیق کے مطابق آپ نے یورپ سے واپسی کے بعد ایک سال سات ماہ اور چودہ دن (یعنی ۱۹ ماہ چودہ دن) خدمات انجام دیں"[۳۴] مگر یہ بیان بھی درست نہیں ۔ محمد حنیف شاہد نے ان کی ملازمت کو ۱۷ مئی سے شمار کیا ہے ۔ ۱۲ مئی کے اعلان میں ان کے تقرر کو سیکریٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کی منظوری سے مشروط کیا گیا ہے ۔ غالباً علامہ نے کہا ہوگا کہ پہلے منظوری حاصل کر لیں ۔ پھر تعطیلات بھی قریب تھیں لہٰذا سکریٹری آف سٹیٹ سے منظوری حاصل کرکے علامہ کو ۱۲ ۔ اکتوبر سے تعینات کیا گیا اور اس کا اعلان ۲۹ ۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو ۵ نومبر ۱۹۰۹ء کے گزٹ حصہ اول میں کیا گیا ۔

ڈاکٹر عبداللہ چغتائی اپنے مضمون میں علامہ کے نوکری چھوڑنے کے بارے میں رقم طراز ہیں :

"اس زمانے میں انڈین سول سروس زیادہ تر انگریزوں کے لیے مخصوص تھی ۔ گورنمنٹ نے اقبال کو یہ اعلیٰ آسامی پیش کی مگر آپ نے اسے قبول نہیں کیا اور بیرسٹری کے آزاد پیشے کو پسند کیا ۔ آپ طبعاً ملازمت کو پسند نہیں کرتے تھے آپ نے ایک مرتبہ اپنے بھتیجے شیخ اعجاز احمد کو ملازمت کے متعلق بطور مشورہ جواب میں لکھا اور ملازمت سے اپنے اجتناب کو اس طرح ظاہر فرمایا :

"ایک مرتبہ طالب علموں کی حاضری کے متعلق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور نے مجھ سے اس طرح گفتگو کی جیسے کوئی کلرک سے کرتا ہے ۔

اس لیے اس دن سے ملازمت سے طبیعت بے زار ہو گئی اور ارادہ کر لیا کہ جہاں تک ہو سکے گا ملازمت سے پرہیز کروں گا۔''۲۱

یہ بیان بعض اعتبار سے محل نظر ہے۔ علامہ اقبال پروفیسر کے پیشہ کو پسند نہ کرتے ہوں گے اور اس کی ایک وجہ وہی ہو سکتی ہے جو ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی نے تحریر فرمائی ہے کیونکہ جب انہیں قانون کی پروفیسری کی پیش کش کی گئی تو انہوں نے اس پر ججی کو ترجیح دی۔ وہ ۱۳ ۔ اگست ۱۹۱۷ء کو مہاراجہ سر کشن پرشاد کو لکھتے ہیں:

''حیدری صاحب نے جیسا کہ میں نے گزشتہ عریضے میں عرض کیا تھا مجھے قانون کی پروفیسری پیش کی ہے اور یہ پوچھا ہے کہ اگر پرائیویٹ پریکٹس کی بھی ساتھ اجازت ہو تو کیا تنخواہ لو گے مجھے یہ معلوم نہیں کہ میر مجلسی عدالت العالیہ کی آسامی خالی ہے۔ نہ اس کے متعلق انہوں نے اپنے خط میں اشارہ کیا ہے لیکن اگر ایسا ہو جائے تو میں اسے قانون کی پروفیسری اور پرائیویٹ پریکٹس پر ترجیح دوں گا۔ آپ حیدری صاحب سے ملیں تو برسبیل تذکرہ ان کی توجہ اس طرف دلائیں یعنی اگر سرکار ان سے یہ تذکرہ کرنا مناسب خیال کریں تو۔ ممکن ہے کہ آپ کا ان سے پہلے اس امر کے متعلق تذکرہ آ بھی چکا ہو۔ اگر ایسا اتفاق نہ ہوا ہو اور اگر سرکار اسے مناسب تصور فرمائیں تو اب وقت ہے کہ انہوں نے خود ملازمت کے لیے مجھے لکھا ہے۔ اس قسم کے تذکرہ کے لیے نہایت موزوں معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال یہ سب کچھ سرکار کی رائے پر منحصر ہے''۲۲

مہاراجہ سر کشن پرشاد کے نام ان دونوں خطوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ملازمت کے خلاف نہ تھے۔ ان خطوں اور حکومت کے اعلانات کی موجودگی میں مولانا سالک کا یہ بیان بھی درست نہیں ہے۔

''کالج سے یہ تعلق بلاشبہ عارضی تھا لیکن کوئی ڈیڑھ سال تک جاری رہا۔ آخر حضرت علامہ نے اس سے خود استعفیٰ دے دیا اور اپنے دوستوں اور ملازموں کے استفسار پر فرمایا کہ میں اب سرکاری ملازمت نہیں کر سکتا تا کہ جو کچھ کہنا چاہتا ہوں بے تکلف ہو کہہ سکوں۔''۲۳

ظاہر ہے کہ حضرت علامہ نے خود استعفیٰ نہیں دیا تھا بلکہ ان کی ملازمت عارضی تھی اور مسٹر سانڈرز کے آنے پر ختم ہو گئی۔ ان کی

ملازمت ڈیڑھ سال نہیں بلکہ ایک سال دو ماہ بیس دن رہی ملازمت چھوڑنے کی وجہ یہ نہیں ہو سکتی کہ وہ "جو کچھ کہنا چاہتے ہیں کہہ سکیں کیونکہ ۱۹۱۷ء میں ہی وہ دوبارہ ملازمت کے بندھن میں گرفتار ہونے کی خواہش کرتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جج کے لئے پروفیسر کی نسبت اظہار خیال پر زیادہ پابندی ہوتی ہے۔

سیرت اقبال میں پروفیسر طاہر فاروقی نے لکھا ہے کہ:

"۱۹۱۷ء میں سر اکبر حیدری نے آپ کو قانون کی پروفیسری کے لیے حیدر آباد بلانا چاہا اور لکھا تھا کہ آپ کو پرائیویٹ پریکٹس کی بھی اجازت ہوگی مگر آپ نے انکار کر دیا"۳۴، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ علامہ نے انکار نہیں کیا تھا بلکہ صرف ججی کو ترجیح دی تھی۔ بعد میں سر اکبر حیدری نے اس سلسلہ کو آگے نہیں بڑھایا چنانچہ علامہ اقبال نے مہاراجہ سر کشن پرشاد کو ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو لکھا:

"گرما کی تعطیلوں میں حیدر آباد کا سفر آسان تھا اور اب یہ سفر تقریباً دو ہزار روپیہ کے نقصان کا مترادف ہے۔ اگر حیدری صاحب کے خطوط سے کوئی امید خاص میرے دل میں پیدا ہوتی تو میں اس نقصان کا متحمل ہو جاتا لیکن اس وقت تک جو خط ان کی طرف سے آئے ہیں ان میں کوئی خاص بات نہیں۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے مجھ سے تنخواہ کے بارے میں استفسار کیا تھا جس کا جواب میں نے ان کو دے دیا تھا۔ علاوہ اس کے مجھے اور ذرائع سے معلوم ہوا کہ ابھی میری وہاں ضرورت بھی نہیں۔ حیدری صاحب اس وقت مجھے صرف اس واسطے بلاتے ہیں کہ یونیورسٹی کے متعلق مجھ سے گفتگو کریں اور نیز ملاقات کے لیے اور کوئی غرض ان کے خطوط سے معلوم نہیں ہوتی۔ محض اس غرض سے کہ وہ مجھ سے یونیورسٹی اسکیم کی مفصل گفتگو کریں یا محض ان کی ملاقات کے لیے میں اپنے موجودہ حالات میں اس قدر اخراجات کا متحمل نہیں ہوسکتا۔"۳۵

علامہ اقبال گورنمنٹ کالج لاہور سے رخصت ہوئے تو ایک اجلاس کا اہتمام کیا گیا جس میں انہوں نے رابرٹ براؤننگ کی شاعری کے بارے اظہار خیال کیا۔ جنوری ۱۹۱۱ء کے راوی میں کالج نیوز کے عنوان سے مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا:

We are sorry to have to bid farewell to Dr. Iqbal. He will be much missed but we hope he will remain closely in touch with the college of which he is so distinguished aluamnus before leaving, he delivered an address to the college on the subject of Robert Browning's poetry. (Page 8)

ترجمہ : ہمیں افسوس ہے کہ ہمیں ڈاکٹر اقبال کو الوداع کہنا پڑا ۔ ہمیں ان کی یاد اکثر آئے گی مگر ہمیں امید ہے کہ وہ کالج سے رابطہ برقرار رکھیں گے ۔ کیونکہ وہ اس کالج کے ممتاز طالب علم رہے ہیں ۔ جانے سے پہلے انہوں نے کالج میں رابرٹ براؤننگ کی شاعری کے موضوع پر خطاب کیا ۔

حواشی

۱- ذکر اقبال از عبدالمجید سالک ، بزم اقبال لاہور ، ص ۱۸ ۔

۲- حیات اقبال از ایم ایس ناز ، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ، ۱۹۰۷ ، ص ۱۰ ۔

۳- سیرت اقبال از طاہر فاروق ، ناشر قومی کتب خانہ لاہور ، ۱۹۷۸ ، ص ۳۳ ۔

۴- پنجاب گزٹ ، حصہ سوم ، ۸ جون ۱۸۹۹ ، ص ۱۰۸۵ ۔

۵- پنجاب گزٹ ، حصہ سوم ، ۳۰ مارچ ۱۸۹۹ ۔

۶- اقبال اورینٹل کالج میں ، مطالعہ اقبال ، مرتبہ گوہر نوشاہی ، ص ۵۲ ۔

۷- پنجاب گزٹ ، حصہ سوم ، ۱۸ جنوری ۱۸۹۷ء ۔

۸- پنجاب گزٹ ، حصہ سوم ، ۳ مارچ ۱۸۹۸ء ۔

۹- پنجاب گزٹ ، حصہ سوم ، ۲۴ جنوری ۱۸۹۵ ۔

۱۰- پنجاب گزٹ ، حصہ سوم ، ۲۸ فروری ۱۹۰۱ء ۔

۱۱- پنجاب گزٹ ، حصہ سوم ، ۲۸ فروری ۱۹۰۱ء ۔

۱۲- سرگزشت اقبال از ڈاکٹر عبدالسلام خورشید ، اقبال اکادمی ، لاہور ، ۱۹۷۷ء ، ص ۳۱ ۔

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

۱۳- دانائے راز از نذیر نیازی ، اقبال اکادمی ، ۱۹۷۹ ، ص ۱۳۰ - ۱۳۱ -

۱۴- ایضاً ، ص ۱۳۱ -

۱۵- پنجاب گزٹ ، حصہ سوم ، ۲۶ ستمبر ۱۹۰۱ء -

۱۶- ایضاً -

۱۷- مطالعۂ اقبال ، مرتبہ گوہر نوشاہی ، بزم اقبال لاہور ، ۱۹۷۱ء ص ۵۰ - ۵۱ -

۱۸- بحوالہ کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ از ڈاکٹر وحید قریشی ، ناشر مکتبہ ادب جدید لاہور ، ۱۹۶۵ ، ص ۸ -

۱۹- ایضاً ، ص ۳۲۹ -

۲۰- ایضاً ، ص ۳۹ -

۲۱- مطالعۂ اقبال ، (اقبال اورینٹل کالج میں) مرتبہ گوہر نوشاہی ، ص ۵۲ -

۲۲- کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ ، ص ۳۲۸ -

۲۳- سرگذشت اقبال ، ناشر اقبال اکیڈمی لاہور ، ص ۴۱ -

۲۴- ایضاً ، ص ۴۴ -

۲۵- پنجاب گزٹ ، حصہ اول ، ۱۶ اگست ۱۹۰۶ -

۲۶- سرگذشت اقبال ، ص ۵۷ -

۲۷- کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ ، ص ۳۲۹ -

۲۸- زندہ رود ، حیات اقبال کا وسطی دور ، ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ، ۱۹۸۱ء ، ص ۱۳۹ -

۲۹- مفکر پاکستان از محمد حنیف شاہد ، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ، ۱۹۸۲ ، ص ۱۵۷ -

۳۰- ذکر اقبال ، ص ۶۵ -

۳۱- حیات اقبال ، ص ۹۴ -

www.IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

۳۲- مفکرِ پاکستان ، ص ۱۰۵۶ -

۳۳- زندہ رود ، حیاتِ اقبال کا وسطی دور ، ص ۱۳۹ -

۳۴- سرگذشتِ اقبال ، ص ۷۶ -

۳۵- شاد و اقبال ، مرتبہ محی الدین قادری زور ، سب رس کتاب گھر حیدر آباد ، ۱۹۴۲ ، ص ۴۴ - ۴۵ -

۳۶- اقبال گورنمنٹ کالج میں (راوی ، ۱۹۳۸ ، ص ۱۴ -

۳۷- ذکرِ اقبال ، ص ۶۵ -

۳۸- سیرتِ اقبال ، ص ۳۵ -

۳۹- ذکرِ اقبال ، ص ۶۵ -

۴۰- مفکرِ اقبال ، ص ۱۶۸ -

۴۱- علامہ اقبال کا گورنمنٹ کالج لاہور سے تعلق ، راوی ۱۹۳۸ ، ص ۱۴ ، ۱۵ -

۴۲- شاد و اقبال ، ص ۹۱ -

۴۳- ذکرِ اقبال ، ص ۶۶ -

۴۴- سیرتِ اقبال ، ص ۳۶ -

۴۵- شاد و اقبال ، ص ۹۶ -

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006